



## سوال

گھر میں سنت یا نوافل پڑھتے ہوئے بندہ قرآن سے باہر تلاوت کر سکتا ہے؟ یا جتنا قرآن یاد ہو اس کی اونچی آواز میں نماز کے دوران تلاوت کی جا سکتی ہے؟ میں نے کسی سے زبانی ایک حدیث سنی تھی لیکن وثوق سے کہہ نہیں سکتا کہ وہ ضعیف ہے یا قوی، کہ حضرت عمرؓ کو نبی کریم ﷺ نے آواز پست کرنے کا اور ابو بکرؓ کو آواز اونچی کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ وہ دونوں نماز پڑھ رہے تھے گھر میں یا محض تلاوت کر رہے تھے؟ برائے مہربانی حدیث سے حوالہ دے کر جواب دیں۔ 2۔ دوسرے میں محدث فورم اور اس ویب سائٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ان دونوں کی وجہ سے مجھے کافی رہنمائی ملتی رہتی ہے۔ میرے علاقے میں سارے احناف ہیں (پہلے میں بھی تھا) اور وہ حدیث کی بجائے اپنے فتاویٰ (ردالمحتار، درمختار وغیرہ) سے جواب دیتے ہیں۔ آپ لوگوں نے میری اور میرے جیسے کئی لوگوں کی بہت مدد کی، اللہ آپ کو اس کا اجر دے۔

## جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس حدیث کا آپ نے ذکر کیا ہے اسے سیدنا ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم ﷺ نکلے اور ابو بکرؓ کے پاس سے گزرے، وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز دھیمی تھی۔ اور عمر بن خطابؓ کے پاس سے گزرے، وہ بھی نماز پڑھ رہے تھے، ان کی آواز بلند تھی۔ جب وہ دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس لٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گزرا، تم نماز پڑھ رہے تھے اور تمہاری آواز دھیمی تھی؟“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے جس سے مناجات کی اسے سنایا۔ پھر آپ ﷺ نے عمر سے کہا: ”میں تمہارے پاس سے گزرا، تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے؟“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سوتے کوجگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ حسن نے اپنی روایت میں اضافہ کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

يَا أَبَا بَكْرٍ! اذْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: انْخَفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا (سنن أبي داود، التلويح: 1329) (صحیح)

ابو بکر! اپنی آواز کچھ بلند کیا کرو۔“ اور عمر سے فرمایا: ”تم اپنی آواز کچھ دھیمی رکھا کرو۔“

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر میں سنتیں اور نوافل ادا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اجْلُوَانِي يَوْمَ تَكْتُمُ مِنْ صَلَاتِكَ وَلَا تَجِدُوا قُبُورًا (صحیح البخاری، الصلاة: 432)

اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انہیں بالکل قبرستان نہ بنا لو۔

1۔ سنن روا تب یعنی فجر، ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز کے ساتھ جو سنتیں ادا کی جاتی ہیں ان میں خاموشی سے قراءت کرنا سنت ہے، البتہ اگر کوئی شرعی مصلحت ہو جیسے خشوع و خضوع کے لیے، تو اتنی اونچی آواز میں تلاوت کر سکتا ہے جو خود کو سنائی دے، اگر کسی کو تشویش لاحق ہو تو پھر خاموشی سے ہی قراءت کی جائے گی۔

2۔ قیام اللیل میں انسان جیسے اس کے لیے بہتر ہو ویسے قراءت کر لے، اگر اس کے لیے تھوڑی اونچی آواز سے قراءت کرنا زیادہ مناسب ہو تو اونچی آواز سے قراءت کر لے بشرطیکہ کسی کو کوئی اذیت لاحق نہ ہو، اگر خاموشی سے قراءت کرنا اس کے لیے زیادہ مناسب ہو تو خاموشی سے کر لے۔



سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَيَرْفَعُ طَوْرًا، وَيَخْفَضُ طَوْرًا (سنن أبي داود، التطوع: 1328) (صحیح)

نبی کریم ﷺ رات کو کبھی بلند آواز سے اور کبھی دھیمی آواز سے قراءت کرتے تھے۔

1- اگر انسان نفل نماز میں لمبا قیام کرنا چاہتا ہو اور اسے قرآن زبانی یاد نہ ہو تو اس کے لیے قرآن مجید کھول کر تلاوت کرنا جائز ہے، کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا غلام ذکوان نماز میں قرآن مجید کھول کر امامت کروایا کرتا تھا۔ (صحیح البخاری، ال آذان، باب امامۃ العبد والمولی)

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ عبدالکلیم بن محمد بلال

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی